



(جلد حقوق بحق جعفریہ یک ایجنسی ریسرڈ ۲۲۷۶ لاہور محفوظ ہیں)

آکوش

مُصَفَّہ

شاعر مشہور و معروف فردوسی ہند قادرِ اعلام

حسانِ ہند عالی جناب

چودھری دلورام صاحب کوثری،

جس کی اشاعت کی کلی اختیارات پبلشر ملک علم الدین صاحب مودوی
سے زر خرید کر کے

حکیم سید شمس علی شاہ جیلانی مؤجد برسر شاہی مولف شاہی جتہری
۲۱۸۶

مالک شاہی کتب خانہ ۲۱۸۸ و جعفریہ یک ایجنسی ریسرڈ ۲۲۷۶

فیض باغ لاہور نے شائع کیا

دی پی پبلیکیشنز لاہور

قیمت فی جلد ۵ روپے

مجموعہ شاعرانہ شاعرانہ شاعرانہ

(مولفہ و مرتبہ حکیم سید ہاشم علی شاہ صاحب جلیانی موقت شہری ہنرمند)
 جس میں مقدمین و ترجمانوں کے ہر کلام کے درجہ و قدر کا کلام در شان
 اہلیت علیہ السلام و مستحقان و معارف و انوار و نور کا مشہور عام مقدمہ جمعہ کے درج
 ہے۔ کتاب کی ہے ہر چیز پر ہر چیز کا ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے
 اقبال رحمت اللہ علیہ کا کلام کے لئے ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے
 فصاحت تقریر کا ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے

مستند و مستند

مدحت اہلیت علیہ السلام کا ایک خوبصورت شاہکار ہے جس میں ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے
 ایمان افروز و تسکین دہن کا ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے
 کہنے والے خطبات اور جامع واقعات سے ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے
 کے باعث مدح علی علیہ السلام کی یاد آتش میں مصنف پر کفر کا فتوے کا ہر کلام کے لئے
 آج تک یہ کتاب ہر آدمی کی زندگی میں مومنین و مومنات کے ہاتھوں تک پہنچ چکی ہے۔ ہر کلام کے لئے
 کی روشنی میں ہے۔ کتاب کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ قیمت مجلد اولیٰ ہر کلام کے لئے
 چراغ نور کا ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے
 ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے ہر کلام کے لئے

حزبِ اہل بیت علیہم السلام
 ۲۲۲۷
 فیض لا ہو

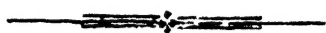
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

یہ پہلا جام ۷/۶۶

مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا
 کہ مصروف شیریں بیانی میں رکھا
 میں لکھتا رہا نعت اولیائے شب بھر
 قمر کو مری پاس میں رکھا
 نہیں اختیار اب سے بات گوئی
 یہی شغل رسم نے جو انہیں رکھا
 درِ مصطفیٰ کی مے سرگدائی
 تو پھر کیا ہے صاحبقرانی میں رکھا
 محکم کو بے سایہ حق نے بنایا
 یہ پہلا نشان نقش ثانی میں رکھا

جو ذرہ اڑا شہ کی گردِ قدم کا
زمانے نے تاج کیسانی میں رکھا



نہ کر آفتابِ فلک اتنا غرہ
کہ تجھ کو بھی ہے دایہ فانی میں رکھا
بند ہر تو جلتا ہے پر حیف تیرا
نہیں حسرتِ سوزِ نہسانی میں رکھا
درِ حضرتِ مصطفیٰ مجھ کو بخشنا
تجھے منزلِ آسمانی میں رکھا
تو ہے در بدر گردشِ آسماں سے
مجھے حلقہ مہربانی میں رکھا

نہ کر شورائے بے سُل گُلِ فناء
 ہے کیا تیری اس لہ ترانی میں کھٹا
 میں ہوں نعت گو میرا رتبہ بڑا ہے
 نہیں کچھ تیری ہم زبان میں رکھا
 خدائے کئے جب کہ تقسیم رہے
 تو یوں سب کو پھر قدردانی میں رکھا
 کہ آدم کو خسر ملائک بنا کر
 انہیں جنتِ جاودانی میں رکھا
 بڑی عسروٹج بنی کو عطا کی
 سلامت جو طوفاں سے پانی میں رکھا
 دیا خسر کو چشمہ آبِ حیواں
 برائے ہم کو باغبانی میں رکھا

دیا جس نے مثل یوسفؑ کو اُس نے
 سلیمان کو حکمرانی میں رکھا
 دمِ زندگی بخش عیسیٰؑ کو بخشا
 تو موسیٰؑ کو نوشِ لہ ترانی میں رکھا
 محمدؐ کو بھیجا جو آخرِ خدا نے
 انہیں رتبہ لامکانی میں رکھا
 مرے منہ سے منظور تھی نعتِ حضرت
 مجھے فردِ رطب اللسانی میں رکھا

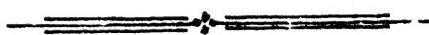


ذرا نقشہٴ نعت کا کر نظارہ
 ہے کیا نقشِ بہزاد و مانی میں رکھا

بہارِ ریاضِ شنائے نبیؐ نے
دہن کو مرے گلِ فشانی میں رکھا

نبیؐ کے ہوئے نعت گو دو برابر
کہ دونوں کو اک مدحِ خوانی میں لکھا
ہے حسان پہلا تو میں دوسرا ہوں
نہیں فرقِ اول میں ثانی میں رکھا
خدا نے اُسے سو پئی محفلِ عرب کی
مجھے بزمِ مہندوستانی میں رکھا
اُسے سیرِ دکھلائی وشتِ بیاں کی
مجھے غرقِ بحرِ معانی میں رکھا

عرب میں وہ صحرائے قدرت پہنچا
اُسے ریگ ہی کی روانی میں رکھا
میں کوثر سے پنجاب میں آیا پارو
مجھے حق نے پانی ہی پانی میں رکھا
لکھیں کوثری عمر بھر غم نے نعتیں
نہ کچھ اور غم زندگانی میں رکھا



دوسرا جام

نئی نعت لکھوں نیا سال ہے
کہ نوروز سے جی بھی خوشحال ہے

خدا ہے محمد ہے اور آل ہے
 سوا ان کے جو کچھ ہے جنجال ہے
 سمندرِ سلم کی دم وصف شاہ
 نئی ہے روش اور نئی چال ہے
 ہے نعتِ نبی ذکرِ پرویزِ دگار
 کہ یہ تو عملِ حسن اعمال ہے
 نمازوں میں شہ کا تصور ہے
 کہ یہ حال ہے اور وہ قال ہے
 رسائی ہے جس کی در شاہ پر
 وہی صاحبِ جاہ و اقبال ہے
 پیمبر کی انگلی کا ہے وہ نشان
 رُخِ مہ پر سجھا ہے خال ہے

ڈروں تیغِ آفت کے کیوں مارے
 کہ نامِ محمد مری ڈھال ہے
 غمِ دین و دنیا مجھے کچھ نہیں
 ثنا خوانِ شہِ فارغِ البال ہے
 نہیں کچھ مرے دل میں جز شوقِ نعت
 کہ ہر حسرت و حسدِ پامال ہے
 میں غسرت میں لکھتا ہوں نعتِ نبیؐ
 خدائے جہاں کا یہ افضال ہے
 ورقِ چند ہیں نعت کے میرے پاس
 یہی اپنی پونجی یہی مال ہے
 ہے پائے محمدؐ سردِ تو رام
 یہ نسبت مرے اوج پر دال ہو

مدینے کے آنے لگے خواب روز
میاں کوثر تھی نیک یہ فال ہے

تیسرا جام

ہم مرد ہیں اور عشق ہے مردانہ ہمارا
محبوب الہی سے ہے یارانہ ہمارا
کیا پوچھتے ہو کوثر و فردوس کا قصہ
یہ باغ ہمارا ہے۔ وہ میخانہ ہمارا
غشتریں بچالیں گے نئی مجھ کو یہ کہہ کر
چھڑو نہ اسے یہ تو ہے دیوانہ ہمارا

کیا اے فلکِ پیر ترا خوف کریں ہم
 باہر تری گردش سے ہے کاشانہ ہمارا
 کیوں ساقی گردوں تو مری کرتا ہے دعوت
 تجھ سے نہ بھرا جائے گا پیماں ہمارا
 آقا ہے نبیؐ اور علیؑ اپنا ہے مولا
 ملتا ہوا سمشال سے ہے افسانہ ہمارا
 کُنَدن ہے وہی کوثری جو خاک میں دیکے
 اس واسطے ہے بھیسِ نقیرانہ ہمارا



چوتھا جام

عشق محمد ﷺ

تھا مجھے عشق محمد جب کہ یہ عالم نہ تھا
 بس خلا ہی تھا خلا تو نہ تھی آدم نہ تھا
 چاند سورج آسماں تارے میں دریائے
 گل نہ تھا گلشن نہ تھا اور قطرہ شبنم نہ تھا
 انقلاب دہر کا قانون تھا حرف فنا
 تھی خوشی معدوم با نکل اور پیدا غم نہ تھا
 دفتر پیدائش و اموات قطعی بند تھا
 محل شادی نہ تھی اور خانہ ماتم نہ تھا

برہم و درہم مرتفع تھا جہاں کیج کا
 بادشہ کوئی نہ تھا اور سکہ درہم نہ تھا
 آب و آتش صنعتِ تخلیق میں محلول تھو
 خاک میں یہ خاکساری اور نہوا میں دم نہ تھا
 عاشق و معشوق کا رازِ محبت تھا نہاں
 مولس و بہم نہ تھا اور آشنا محرم نہ تھا
 کوثری اسوقت بھی تھا مجھ کو عشقِ مصطفیٰ
 اہل جہاں جیسا ہے عشقِ الیسا ہی تھا کچھ نہ تھا

پانچواں جام

کوثری تنہا نہیں ہے مصطفیٰ کے ساتھ ہے
 جو نبی کے ساتھ ہے وہ کبریٰ کے ساتھ ہے
 کس لئے پھر دے آزار میں اشرارِ قوم
 اُس کا کیا کریں گے جو خیر اور کے ساتھ ہے
 کچھ نہیں حسرتِ دیدِ بینا کی مجھ کو اے کلیم
 ہاتھ اپنا دامنِ آلِ عبّاس کے ساتھ ہے
 انکشافِ مژدہا پیشِ احد میں کیا کروں
 میثمِ احمد ہے کہ جو میری دُعا کے ساتھ ہے

اے دُعا میں میثمِ دُعا سے مدد مان جاتا ہے۔ میرا مدد دے۔ کہ
 میثمِ احمد میری دُعا کے ساتھ ہے۔ (کوثری)

رحمۃ للعالمین کے حشر میں معنی کھلے
 خلق ساری شافع روزہ جزا کے ساتھ ہے
 ے کے دوارام کو حضرت گویٰ جنت میں جب
 غل ہوا ہندو بھی محبوب خدا کے ساتھ ہے



چھٹا جام

ہے ظلمت میں آب بقایا محمد
 مدینے میں مجھ کو بلا یا محمد
 ذرا اپنا کو چہ دکھایا محمد
 نہ فرقت میں مجھ کو رلایا محمد
 نہ عاشق کو اپنے ستایا محمد

مجھے لوگ کہتے ہیں دیوانہ تیرا
 کہوں اُور کیا ماجرا یا محمّد
 نہ کھدلوں گا برقِ تجلی سے آنکھیں
 تصور ہے تیرا سدا یا محمّد
 خدا تیرا عاشق - تُو عاشقِ خدا کا
 میں تم دونوں پر ہوں فدا یا محمّد
 خدا کی خدائی میں تجھ سا نہیں ہے
 تو یکتا ہے بعد از خدا یا محمّد
 نہیں بادشاہوں کی کچھ مجھ کو پروا
 ترے در کا ہوں میں گدا یا محمّد
 نہ زندوں سے صحبت نہ زاہد سے غبت
 میرا حال کیا یہ ہو یا محمّد

تمہاری بدولت خدا مجھ کو بخشے
 ہو مقبول میری دُعا یا محمد
 ترا کوثری رہتا ہے ہندوؤں میں
 ہے ظلمت میں آبِ بقا یا محمد

ساتواں جام

دل و جاں کا آرام نامِ علی ہے
 رواجِ س سے ہو کام۔ نامِ علی ہے
 دل و جاں کا آرام۔ نامِ علی ہے
 وظیفہ، زاہد کا یہ اسمِ اعظم
 مجاہد کی مصم۔ نامِ علی ہے

اسی نام سے بڑھتا ہے جوشِ ایماں
 ترقیٰ اسلام - نامِ علیؑ ہے
 میں سرشار جس سے بزرگانِ ملت
 مے حق کا وہ جام - نامِ علیؑ ہے
 محبت کو نجات اس سے ہوتی ہے حاصل
 عدو کے لئے دام - نامِ علیؑ ہے
 بلا ٹل گئی لیتے ہی نامِ حیدر
 کہ راحت کا پیغام - نامِ علیؑ ہے
 کہوں کوثری کیا میں اس کے فضائل
 خود اللہ کا نام - نامِ علیؑ ہے

اٹھواں جام

پوچھا جب حق نے کہ تم دنیا میں کیا کرتے رہے
 کہہ دیا ہم نے سنائے مصطفیٰ کرتے رہے
 بند رہتے دین کے کیوں کام بعد از مصطفیٰ
 مشکلیں اُمت کی حل مشکل گشا کرتے رہے
 کچھ نہ ہاتھ آیا انہیں محنت گئی برباد سب
 جو علیؑ کو چھوڑ کر یادِ خدا کرتے رہے
 کیا دکھائیں گے وہ مُنہ اپنے نبیؐ کو حشر میں
 جو کہ آزرده دل خیر النساء کرتے رہے
 اشتیاق میں اور اہل بیت میں یہ فرق ہے
 وہ جفا کرتے رہے اور یہ دُعا کرتے رہے

حضرت شبیر دین مصطفیٰ کے نام پر
 صبح سے تا عصر بچوں کو فدا کرتے رہے
 معرفت کہتے ہیں اس کو بھوک و غم میں حسین
 زیرِ خنجر بھی منسا زحق ادا کرتے رہے
 تنگ دستی میں فراخی میں غرض ہر حال میں
 اختیار اہل صفا صبر و رضا کرتے رہے
 کوثری پھر قبر میں کیا ہوتی ایذا جبکہ ہم
 عمر بھر ذکرِ شہید کر بلا کرتے رہے



نواں جام

کر لے ہندو بیاں اس طرز سے تو وصف احمد کا
 مسلمان مان جائیں لو ہا سب تیغ مہند کا
 جدا کب لام دتو رام بے میم محمد سے
 تعلق سوطر ح کا ہے مشد سے مشد کا
 محمد اور دتو رام میں نقطہ نہیں کوئی
 کہ ہے مداح اور مدوح میں یہ ربط کس حد کا
 کبھی گنگا میں آڈوبا کبھی کوثر پہ جابنگلا
 پتہ کچھ بھی نہیں مخصوص درویش مجرّد کا
 یہی ہر چار عنصر کا اشارہ ہے کہ لے رتہ
 مدینے کا نجف کا کربلا کا اور مشہد کا

لکھوں کیا کوثر ہی میں کو نسا قصہ ہے اب باقی
محمد جب خدا کا ہے خدا جب ہے محمد کا

دسواں جام

یا علی المرتضیٰ اے راز دانِ مصطفیٰ
مصطفیٰ کے بعد تیرا ہے مکانِ مصطفیٰ
جس کا مولیٰ مصطفیٰ ہے اُس کا مولیٰ تو بھی ہے
دوست رکھتے ہیں تجھے سردستانِ مصطفیٰ
شوہر ز تہرا ہے تو سَلِّ علی سَلِّ علی
تجھ سے قائم ہے جہاں میں خاندانِ مصطفیٰ

ہے حسنِ خورشید تیرا ہے قمر تیرا حسین
 یہ ہے رُوحِ مُصطفیٰ اور وہ ہے جانِ مُصطفیٰ
 لَحْمِ لُحْمی تجھے اکثر محسوس نہ کیا
 نفسِ پیغمبر ہے تو محسبِ بیانِ مُصطفیٰ
 ہے ترا دیدار دیدارِ حبیبِ ذوالجلال
 تیری کرتے ہیں زیارت عاشقانِ مُصطفیٰ
 تو ہے بابِ مُصطفیٰ اور مُصطفیٰ ہے شہرِ علم
 بے ترے کیونکر ملے پھر آستانِ مُصطفیٰ
 کعبۂ ربِ جہاں تیری ولادت گاہ ہے
 پاک اور طاہر ہے تو مثلِ ہاںِ مُصطفیٰ
 نورِ تیرا نورِ احمد۔ نورِ احمد۔ نورِ حق
 شانِ تیری شانِ حق ہی ہے شانِ مُصطفیٰ

بھر گیا سلم لدنی سینہ پر نور میں
 جبکہ تُو نے مہر میں چو سی بانِ مصطفیٰ
 تجھ سے آئین ادب سیکھے ہیں اُس نے قبلِ خلق
 کیوں نہ پھر رُوح القدس ہو یا سب انِ مصطفیٰ
 جس طرح خورشیدِ تاباں سے منور ہے فلک
 اِس طرح روشن ہے تجھ سے آسمانِ مصطفیٰ
 حامیِ ملت ہے تُو اے خسروِ خیرِ شکن
 ہو گئے معرِوم تجھ سے دشمنانِ مصطفیٰ
 دستِ خیرِ الورا پر سویا تو ہجرت کی شب
 خوف میں تو بن گیا دارالامانِ مصطفیٰ
 تیری تیغِ کفر کش اسلام کی پہلی بنا
 تیرا علم پاک ہے فیضِ لسانِ مصطفیٰ

اے وہی مصطفیٰ تو سابق الاسلام ہے
 ذاتِ اقدس ہے تری جانِ جہانِ مصطفیٰ
 تیری شمشیرِ دو دم کی آبِ نصرت کیا کہوں
 جس سے ہے سرسبز اب تک بوستانِ مصطفیٰ
 خندق و بدر و اُحد میں تو تن تنہا لڑا
 تیرا دم گویا تھا اک فوجِ گرانِ مصطفیٰ
 چوم لیتی تھی پھر میرا نصرت پروردگار
 جب اٹھاتا تھا و غامیں تو نشانِ مصطفیٰ
 کوثری کے کام دو ہیں ایک ہو نیکن مال
 ہے شناخواں تیرا یہ اور بدنِ خوانِ مصطفیٰ

گیارھواں جام

شفاعت

جس دم دبایا مجھ کو گناہوں کے بارے
 میں شافع گنہ کو لگا پھر پکا نے
 حضرت نے آکے مجھ کو سبکدوش کر دیا
 رحمت بڑی کی شافع روزِ شہانے
 دیکھا بنا کے جب کہ محمّد کا حسن و نور
 محبوب اپنا کر لیا پروردگار نے
 منکر نکیر کرنے لگے عذر و معذرت
 کس کا کیا ہے نام یہ صاحبِ مزار نے

ہاں ہاں نکل گیا میرے مُنہ سے اُٹکا نام
 مشکل کی میری حل شہِ دُلدُل سوار نے
 دُنیا میں بے شمار خطابات آج تک
 شاہوں سے پائے بعض صغار و کبار نے
 لیکن خطاب مجھ کو ملا سب سے خوب تر
 حسرت بڑی کی جس کی ہر اک شہریا نے
 زندِ خراب ساقی کوثر مجھے کہو
 بخشا ہے یہ خطاب شہِ ذوالفقار نے
 ہے نام دِلورام تخلص ہے کوثری
 دیر و حرم کی سیر کی اس خاکسار نے

بارِ صواں جاگ

تسلیح بھی ہے ہاتھ میں اور ذوالفقار بھی

بارہ امام چار دہ معصوم پنج تن
 پھر عشرۂ مبشرہ اور چار یار بھی
 ان سب میں جو شریک ہو وہ ہے علی نقی
 سب سے جد ہے اور ہے سب میں شہابی
 ہجرت کی شب تھا بستر احمد پہ جو خواب
 اک شب میں جانشین بھی بنا جانثار بھی
 داماد بھی بنی کا وہ نفس نئی بھی ہے
 یہ مسئلہ ہے سہل بھی اور پیچیدہ بھی

مشکل کشائے خلق ہے اور فاقہ کش ہے وہ
 بے اختیار بھی ہے وہ با اختیار بھی
 یکتا وہ زہد میں ہے شجاعت میں فرد ہے
 تسبیح بھی ہے ہاتھ میں اور ذوالفقار بھی
 اللہ اکبر اُس مرے مولا کی شانِ پاک
 مزدور بھی ہے اور شہِ دِلدار بھی
 حُبِ علی سے دِل ہے غنی فقر و عسریں
 ہے کوثری غریب بھی اور مالدار بھی

رباعی

کیا پہنچا مسیحا جو فلک پر پہنچا
مقصود کو اپنے نہ سکند پہنچا
اللہ غنی کوثری ایسا چالاک
گنگا سے جو پھسدا لب کوثر پہنچا

ہندو کی بخشش

محشر میں دی فرشتوں نے داور کو یہ خبر
ہندو ہے ایک احمد مرسل کا مدح گر

ہے بُت پرست اگرچہ وہ لیکن ہی نعت ہو
 احمد کی نعت لکھتا ہے دُنیا میں بیشتر
 ہے نام دِوِ رام شخص ہے کوثری
 لے جائیں اُس کو خُدی میں یا جانبِ سقر
 سُنّتے ہی یہ ملائکہ سے اک انوکھی بات
 فرمایا ذوالجلال نے جنت ہے اُس کا گھر
 اللہ اکبر احمد مرسل کا یہ لحاظ
 کی حق نے لُطف کی سبک دُنیا پہ نظر

ہندو سہی مگر ہوں شناخوان مصطفیٰ

ہندو سمجھ کے مجھ کو جہنم نے دی صدا
 میں پاس جب گیا تو نہ مجھ کو جلا سکا

بولا کہ تجھ پہ کیوں مری آتش ہوئی حرام
 کیا وجہ تجھ پہ شعلہ ہو قابو نہ پاسکا
 کیا نام ہے تو کون ہے مذہب تیرا کیا
 حیراں ہوں میں عذاب جو تجھ تک جاسکا
 میں نے کہا کہ جائے تعجب ذرا نہیں
 واقف نہیں تو میرے دل حق شناس کا
 ہندو سہی۔ مگر ہوں شناسنا خوانِ مضطرب
 اس واسطے نہ شعلہ ترا مجھ تک آسکا
 ہے نام دتو رام تخلص ہے کوثر سی
 اب کیا کہوں بتا دیا جو کچھ بتا سکا



جنت البقیع

کیا جنت البقیع کی شانِ رفیع ہے
 بُرجِ فلک ہر ایک مزارِ بقیع ہے
 چھپ جائے عرشِ جس میں وہ دامنِ سیع
 بارہ مہینے یہ بہارِ ربیع ہے
 خلدِ نغمِ جہاں میں یہی ارضِ پاک ہے
 کحلِ البصر یہیں کی زمانے میں خاک ہے
 مدفون جو یہاں ہے وہ غم سے ہرستگار
 دوزخ کا کچھ عذاب نہ مرقد کا ہے فشار
 بر رخ کا ہے زمانہ یہاں موسمِ بہار
 جنت کے نور کا ہے اسی خاک پر قرار

اس سے دکان دُور ہے دُنیا ئے زینت کی
 سرحد ملی ہوئی ہے اسی سے بہشت کی
 ہے جنت البقیع کی جنت کو جستجو
 مٹی کے عطر میں بھی لسی ہے یہیں کی بو
 اس خاک پاک کی ہے دو عالم میں آبرو
 زمزم کو اس کی چاہ ہے کوثر کو آرزو
 ذرہ ہے آفتاب اسی ارض پاک کا
 صدقہ ہے یہ تمام بزرگوں کی خاک
 مٹی میں اس کی مٹی بزرگوں کی ہے
 حرمت ہے اس کی پیش خداوند ایہ
 مشتاق اس کے رہتے ہیں قدسی و
 اس کی ہوا کے بھوکے ہیں خلدی و

پڑتی ہے اس پہ چشمِ املِ جبریل کی
 اس خاک میں صفا ہے مئے سلسیل کی
 ہے اس زمیں کا پیشِ خدا مرتبہ بڑا
 لکھا ہے ایک کافر صد سالہ جو مرا
 گزرا جنازہ پاس سے اُس شخصِ غیر کا
 خاکِ بقیع اُڑ کے کفن پر گری ذرا
 دوزخ میں خاکِ پاک کا جانا محال تھا
 کافر کا بارِ غلہ بھی پانا محال تھا
 کہتی تھی خاکِ پاک کہ ناجی تو ہو چکا
 کہتا تھا کُفرے کے جہنم میں جاؤں گا
 کُفر اور خاکِ پاک میں جھگڑا جو یوں پڑا
 آخر خدا نے لُطف سے زندہ اُسے کیا

آئی ندائے غیب کہ کیا تیج پڑ گیا
 کلمہ تو پڑھ کہ تیرا نصیب آج لڑ گیا
 کلمہ پڑھا نبی کا جو بخشش کی چاہ میں
 تخفیف ہو گئی وہیں جرم و گناہ میں
 مقبول ہو گیا وہ حضورِ الہ میں
 رستہ ملا بہشت کا دوزخ کی راہ میں
 اُس کو نہ پھر ہوا ہوئی دنیا ئے نشت کی
 مُند تے ہی آنکھ کھل گئی کھڑکی بہشت کی
 مرنے کے بعد کیا ہوا حق اُس پہ مہرباں
 آئی بہار اُس کے چمن میں پس از خزاں
 ہے جنت البقیع کی رحمت یہ بے گماں
 ہاں جنت البقیع بھی جنت کا ہے نشان

یہ ارض پاک آفت دُنیا سے پاک ہے
 کیونکہ نہ پاک ہو کہ بزرگوں کی خاک ہے
 ہے جنت البقیع بزرگوں کی یادگار
 ہیں اہل بیت پاک کے اکثر یہیں مزار
 قبر جناب فاطمہ زہرا کے میں نثار
 جس پر ہے اُس کے فضل و فضائل کا انحصار
 شامل جو اس میں خاک ہو آلِ سُول کی
 اس واسطے خدا نے یہ حرمت قبول کی
 قبر حُسنِ یہیں ہے نہیں اس میں کچھ کلام
 زین العبا کا بعدِ قضا ہے یہیں قیام
 مدفون یہاں ہیں باقر و جعفر سے بھی امام
 کچھ اور بھی ہیں تربت ساداتِ نیکنام

اصحابِ مصطفیٰ بھی یہاں دفن چند میں
 قبروں سے جن کی اس کے مراتب بلند ہیں
 کہتے ہیں سیدہ کا یہاں ہے جہاں مزار
 گہری وعرش اُس کی فضیلت پہ ہیں نثار
 میدانِ حشر ہوگا اسی جا سے آشکار
 بچتے گا واں پہ تختِ خداوندِ روزگار
 دربارِ ذوالجلال مقامِ بیق ہے
 کیا جنت البقیع کی شانِ رفیع ہے
 سب کچھ یہ فاطمہ کا صدق ہے بے گماں
 ورنہ کبھی تھے اس پہ مزارِ یہودیاں
 قبرِ جنابِ فاطمہ کے چند میں نشاں
 جن میں سے اس جگہ بھی علامت کچھ عیاں

اغلب یہی ہے قبر یہیں ہی بتوں کی
 یا پاس ہے رسول کے بیٹی رسول کی
 کیا نصبتہ الرسول کی شانِ جلیل ہے
 بابا رسول پاک ہے دادا خلیل ہے
 عیسیٰ بھی ایک اُن کی شفا کا عیل ہے
 رکھ اعتقاد کیوں تجھے فکرِ دلیل ہے
 نورِ دل فلک درِ زہرا کی خاک ہے
 پڑھتا درود اس پہ خداوندِ پاک ہے
 تقطیعِ شعر میں تجھے ہر دم یہی ہر دھن
 مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
 شاہوں کے وصف و ذکر میں کھوتا ہر کیون
 ہاں آلِ مصطفیٰ کے مناقب ذرا تو سن

پایا وہ کس نے پایا جو پایہ بتول نے^ع
 فرمایا کس کو اُمّ ابیہا رسول نے
 حقاً بہارِ باغِ نبوت ہے فاطمہؑ
 زینتِ وہ مقامِ امامت ہے فاطمہؑ
 کوثر ہے جس کی کسر وہ کثرت ہے فاطمہؑ
 نقد بہائے خلعتِ وحدت ہے فاطمہؑ
 توحیدِ کردگار جنابِ بتولی ہے
 اصلِ فروع اور وہ فرعِ اصول ہے
 معصومہؑ ہے کہ حرمتِ توأب ہے فاطمہؑ
 دُنیا میں شاہزادی دُنیا ہے فاطمہؑ
 خاتونِ خلدِ مریمؑ کبرا ہے فاطمہؑ
 صدیقہؑ ہے بتول ہے زہراؑ ہے فاطمہؑ

سب عورتوں میں ایسی فضیلت کسی کی ہے
 بیٹی نبیؐ کی اور وہ زوجہ علیؑ کی ہے
 اُمّ الحسن ہے مادرِ شبیرِ خوش شعار
 القصد وہ ہے جدّہ ساداتِ باوقار
 کیا مجھ سے اب فضائلِ زہرا کا ہوشمار
 خوش جس سے فاطمہؑ ہے خوش اُس سے ہے کردگار
 بندی بھی ہے خدا کی وہ نورِ خدا بھی ہے
 وہ اشرف النساء بھی ہے خیر النساء بھی ہے
 بابا ہے وہ کہ ختمِ رسل جس کا ہے لقب
 شوہرِ امام بہر دو سملِ سید العرب
 بیٹے حسنؑ حسینؑ ہیں خادم ہیں جن کے سب
 جُز کارِ خیر جن کو نہ دُنیا میں تھی طلب

شوہر سخی ہے خود بھی سخی ہے پس سخی
 واسطہ فاطمہ کا ہے سب گھر کا گھر سخی
 آئی ہے کس کو چادرِ تطہیر یہ کہو
 عفت کا ملک کس کی ہے جاگیر یہ کہو
 منظورِ حق کو کس کی ہے توقیر یہ کہو
 بیٹے ہیں کس کے شہر و شہر یہ کہو
 تکریم کس کی گھر میں جناب علیؑ نے کی
 تعظیم کس کی بر سرِ منبر نبیؐ نے کی
 لکھا ہے یہ کہ جمع تھے اصحابِ باوفا
 وحیِ خدا سُناتے تھے منبر پر مصطفیٰ
 سن تین سال کا تھا جنابِ ہول کا
 مسجد میں کھلتی ہوئی آئی وہ باصفا

بیٹی کو آپ دیکھ کے شاد الٹے ہوئے
 تعظیمِ فاطمہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے
 اصحاب نے جو دیکھا یہ اُلفت کا ماجرا
 کی عرض - یا نبی! ہمیں حیرت ہوئی سوا
 ابداع چھوڑ کر ادبِ فاطمہ کیسا
 گبر و یہود طعن کریں گے - یہ برملا
 بے چین اس قدر ہے جو بچوں کے پیار میں
 تبلیغ کر سکے گا وہ کیسا روزگار میں
 یہ سُنکے دُرِ فشاں ہوئے یوں دشا دیں
 بیٹی سمجھ کے اپنی میں بہرگز اٹھا نہیں
 توحید و الجلال ہے زہرا یہ بالیقین
 وحدت کا پاس کرنا ہے اک فرضِ مسکین

توحید حق کا دل پہ اثر حجب بڑا ہوا
 احکام وحی چھوڑ کے میں اٹھ کھڑا ہوا
 پیدا بزرگ ہوں گے وہ بطن بتوں سے
 دُنیا کو پاک صاف کریں گے جہوں سے
 ماہر وہ ہوں گے جملہ فروع و اصول سے
 کام اُن کو ہو گا دینِ خدا و رسول سے
 سر کو کٹا کے دین کو قائم کریں گے وہ
 اور بھوکے پیاسے راہِ خدا میں کریں گے وہ
 یہ رمزِ مَن کے ہو گئے اصحابِ مطمئن
 پڑھنے لگے درودِ جو ان اور سب مَن
 کہتے تھے بار بار یہی تُو ر و انس و جن
 صَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ

یہ جس کی ہے ثنا وہ سپردِ بقیع ہے
 کیا جنت البقیع کی شانِ رفیع ہے
 ہوگا جو روزِ حشر زمانہ میں آشکار
 سب کو ملے گا حکمِ خداوندِ روزگار
 سب اپنی اپنی آنکھیں کریں بند ایکبار
 اُٹھتی ہے اپنی قبر سے زہلے باوقار
 جب تک یہ بہشت میں پہنچے بقیع ہی
 کھولے : کوئی آنکھ شریف و وضع ہی
 القصۃ اُٹھ کے فاطمہ اپنے مزار سے
 یوں پھر کرے گی عرض وہ پُرِ دگ سے
 بہتر بقیع مجھ کو ہے باغِ دیہار سے
 محفوظ یاں رہی ہوں عذابِ نشاء سے

چھوڑو نگي مين اسکو مجھے اس پيا ہے
 آئندہ تو خدا ہے تجھے اختیار ہے
 فرمائے گا خدا تری عرضی قبول کی
 بیٹی ہے تو ہمارے محمد رسول کی
 پھر حکم حق یہ ہوگا نہیں بات طول کی
 جنت ملے بقیع سے خاطر قبول کی
 تختہ ریاض خلد کا ارض بقیع ہے
 کیا جنت البقیع کی شان رفیع ہے



حال دل مسرور حصار اسلام
 مسلم کو ہوا طور حصار اسلام
 احمد سا ہوا اس کا مددگار و مدد
 کس طرح ہو محصور حصار اسلام

شش جہت میں کچم اسلام لہرائیگا پھر

کوئی دن میں دورِ دینِ مُصطفیٰ آئے گا پھر
 شش جہت میں پرچمِ اسلام لہرائے گا پھر
 ملتِ بیضی کی پھر پھینے گی ہر سُوروشنی
 شعلہٴ ادیانِ کفر و شرک بجھ جائے گا پھر

مہدی آخر زماں فرمائیں گے آخر ظہور
 صورتِ دجال مُنہ کی ہر عد و کھائے گا پھر
 شرک پر توحید غالب یک بیک آجائیں گی
 کُفر پر ایمان فتحِ آخری پائے گا پھر
 ہر طرف ہو جائے گا سارا اندھیرا کُفر کا
 آفتابِ دینِ داور جلوہ دکھائے گا پھر
 ہر طرف امن و اماں ہوگا جہاں بیگماں
 ظلم و طغیاں کا نشاناں فی القومِٹ جائیگا پھر
 خلق میں خیر القروں کا پھر زمانہ آئے گا
 مطمئن ہر شخص ہوگا اور نہ گھبرائے گا پھر
 ظالموں کو مہدی آخر زماں دینگے سزا
 داد ہر مظلوم دے کس بیگماں پائے گا پھر

پھر ہی پھر کے پھر میں پھر وایا ہم کو کس قدر
کوثری جی اس کے دم میں کون اب آئیں گے پھر

صیغہ اخوت

نبی نے یہ فرمایا بالائے منبر
مسلمان۔ مسلمان کو بھائی بنائے

اخوت کا صیغہ پڑھے ہر مسلمان

کہ نفرت گھٹائے محبت بڑھائے

مسلمان یوں تو ہیں آپس میں بھائی

یہ ہر اک اخوت کا صیغہ پڑھائے

اتوت کا صینہ پڑھو تاکہ ہر اک
 بہشت بریں بعد مرنے کے پائے
 اگر ایک بھائی ہو دوزخ کے لائق
 اُسے دوسرا خلد میں لے کے جلے
 اتوت میں ہیں سینکڑوں فائدے بس
 کہ باہم اتوت دلوں کو ملائے
 یہ سنکر صحابہ بنے بھائی بھائی
 وہ اپنے ہوئے بھوتھے پہلے پرانے
 ابو بکرؓ بھائی عمرؓ کے بنے تھے
 ابو ذرؓ کے مسلمان بھائی کہلے
 بنے عبدالرحمان و عثمانؓ بھائی
 کہ مقدادؓ عمارؓ کو دل سے بھلے

غرض سب صحابہؓ نے پھر پیروی کی
 اخوت کے چرچے سنے اور سنائے
 نبیؐ نے بھی بھائی علیؓ کو بنا کر
 طریقے اخوت کے سب کو بتائے

بنو بھائی بھائی مسلمانو! تم بھی
 محبت کا تم کو مزا تا کہ آئے
 اخوت میں اسلام کی ہے ترقی
 اخوت جہنم سے بے شک بچائے
 رکھو یاد رسم اخوت نبیؐ کی
 بھولے سے کوئی بھی بھولے بھلائے

رکھو یاد مصرع یہی کثری کا
مسلمان مسلمان کو بھائی بنائے

قوتِ ایمان

تھا کوئی اسلامیوں میں ایک شاہِ حق شناس
چڑھ کر اُس پر اُکے دشمن بشمار بے قیاس
لشکرِ اسلام کم تھا لشکرِ اعدا کثیر
فتح و نصرت کی بظاہر مومنوں کو تھی نہ اُس
مشورہ باہم یہی ارکانِ دولت نے کیا
اب اطاعت کے سوا کوئی نہیں تدبیر اس

سُنکے جاسے سوس اہل کیں کا سامانِ حرب
غارِ یانِ دیں کے دل پر چھا گیا اک ابرِ یاس

شاہِ نصرت کام نے بیدل جو دیکھا فوج کو
شہر سے نکلا بدل کر وہ فقیرانہ لباس
دل میں کہتا تھا کہ دیکھیں کس قدر مسلوک ہے
آج کل آپس میں قومِ اشرفِ مخلوقِ ماس
امتحانِ قوم جو منظور تھا ازراہِ درد
ایک قریہ میں گیا پہننے ہوئے سلطانِ پلاس
اہلِ عالم پر تھا عالمِ خواب کا چھایا ہوا
وقتِ آدمی رات کا تھا اور زمانہ تھا اداس

دے کے دستک ایک ڈپر وہ شہیدِ بخت
یوں پکارا کھوئے دروازہ لے کر وہ اس
لے انخی لے صاحبِ خانہ ہو تم پر صد سلام
آئیے باہر مری کچھ آپ سے ہے التماس

صاحبِ خانہ زلیں تھا صاحبِ ایمان دین
تھا مسلمان اور اُس کو قومِ مسلم کا تھا پاس
دختر و شمشیر و اسپ و زیور و نقد و طعام
الغرض سب کچھ وہ لیکر آیا جو تھا اُس کے پاس
اُس کی زوجہ بھی چلی شوہر کے پیچھے اس طرح
تھا چراغ ایک ہاتھ میں اور دوسریں تھا گلاس

ہو گیا مبہوت سلطان دیکھ کر یہ ماجرا
 رہ گیا بس دم بخود اور اڑ گئے ہوش و سواس
 کچھ نہ آیا جب سمجھ میں بولا سلطان انا خنی
 ہے مجھے تیرے ارادے پر سفر کا التباں

گھر کے مالک نے کہا تو نے صدا مجھ کو جو دی
 تیرے نطق کفنشاں سو آئی باغ دیں کی بس
 ہے کوئی مرد مسماں گردش گردوں سے تنگ
 تیرے نمرز گفت گو سے یہ کیا میں نے قیاس
 تیرے بے وقت آنے کو سمجھا میں امر احتیاج
 اس لئے لایا ہوں میں سامان حفظ و احتراں

ہے یہی قرآن و ملت ہے یہی ایمان دیں
 کام آئے بھائی کے بھائی بوقتِ پنج و یاس
 تجھ کو زری کی ہے اگر حاجت تو حاضر ہے یہ نقد
 ہے اگر عریانی تن۔ تجھ کو بنوادوں لباس
 بھوک سے تکلیف ہو تو ماحضر حاضر ہے یہ
 پیئے پانی بھی اسے بھائی اگر غالب ہو یاس
 ہے تجھ سے اگر رحمت تو پھر ہے آج سے
 میری بیٹی تیری زوجہ۔ میری زوجہ تیری ساس
 درپے آزار کوئی ہے تو رے کے ارب و تیغ
 تیرے دشمن سے لڑوں میں سے خطر من فراس
 دیکھ کر اس کی اخوت شہ نے دل میں ں کہا
 ہے ابھی اقبال باقی کچھ نہیں خوف و ہراس

کھول کر دل دشمنوں سے پھر لڑا وہ تاجدار
 فتح پا کر رات دن کرتا رہا شکر و سپاس
 غازیوں نے کی صفائی دشمنوں کی اس طرح
 کوثری بھوکے مولشی جس طرح چرتا لکھا



دل سے خطاب

اے دل نا عاقبت اندیش مستی تو نہ کر
 چند روزہ زندگی ہے زُعم بہت تو نہ کر
 تیرے بھی پھر جائینگے دن ایک ن اے ہوشمند
 کام کر کچھ اور فکر اوج و پستی تو نہ کر

جب کہ میں کرنے لگا تو بہ تو ساقی نے کہا
 ترکِ زندگی سے شرابِ نابِ مستی تو نہ کر
 کوثری حد سے نہ بڑھ حُبِ رسول اللہ میں
 بُت پرستی چھوڑ کر آدم پرستی تو نہ کر

قطعہ لاجواب

اک شخص نے علیؑ دلی سے یہ عرض کی
 اے نائبِ رسولِ خدا دامِ ظمِّ تکم
 بوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ میں چین تھا
 عثمانؓ کے بھی عہد میں لبریز تھا یہ خم

کیوں آپ ہی کے دور میں جھگڑی یہ پڑ گئی
 میری تو عقل ہو گئی اس مسئلہ میں گم
 کہنے لگے ہے یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات
 اُن کے مشیر ہم تھے ہمارے مشیر تم

آسانی اسلام

مشہور مصطفیٰ کا مؤذن بلالؓ تھا
 جس کو اذان دینے میں حاصل کمال تھا
 لیکن ادا وہ شین کو کرتا تو کس طرح
 اہل حبش سے لجن عرب کا محال تھا

تلی زبان سے شین کو کہتا تھا سین وہ
 گویا کلیم عسروہ لکنت مقال تھا
 کرتے تھے روز اہل عرب نکتہ چینیاں
 جن کو بلالؓ سُنکے حنین تھا نڈھال تھا
 فرمایا ایک روز یہ اُمّی خطاب نے
 جو جامع صفات و ہمایوں خصال تھا
 منظور اسہد ہی ہے ہم کو بلالؓ کا
 یہ سُننے ہی بلالؓ کا زائل ملال تھا
 اسلام کی سہولت و وسعت پہ غور کر
 کیا لطفِ مصطفیٰ کرم ذوالجلال تھا
 احکامِ شرع پاک گوارا تھے اسقدہ
 شیدا ہر ایک غیر بھی ہر ماہ و سال تھا

دین نبی تھا سہل پہ دشوار کر دیا
وہ دفتر خیال ہے ہوا ایک خال تھا
اہل غرض نے اس کو بڑھا کر گھٹا دیا
جس دیں میں کوثری بخدا اعتماد تھا

بشارت انجیل معتمد حسان الہند قادر الکلام عالی جناب چودہویں دور امام حبيب
مرحوم کوثری۔ اس کتاب کے تین حصے ہیں۔ حصہ اول
میں معتمد مدوح نے انجیل مقدس سے حضرت مولانا علی کی ولادت باسعادت کا
نفس ذکر کیا ہے۔ شروع سے لیکر تا دم آخر تمام حالات زندگی اور بیع انبیاء کی ایشیا میں
نہایت عمدہ نظم میں درج ہیں۔ حقہ دو غم علی اور انبیاء جس میں حضرت مولانا علیؑ سر فضا کے
محاورہ اوصاف کا انبیاء علیہم السلام سے موازنہ کیا ہے۔ نیز آپ کے زہد و ریاضت
شہادت الواعزیز و عزرائل کے عالی شان کارنامے۔ شہادت کا واقعہ اطر نہایت
المناک جہاں گداز نظم کے پہلے میں درج ہیں۔ حقہ سوم حضرت عباسؑ کے واقعہ
شہادت حادثہ کر بلا مغلے مرثیہ کی طرز میں نہایت رقت انگیز و درد انگیز ذکر
ہے۔ نیز سوانح حیات درج ہیں۔ قیمت ۸/-

ملنے کا پتہ ۲۲۶
جامعہ احمدیہ جعفر حسین شاہ جیلانی منیر جعفریہ بابا اکبر بنی زین العزیزین غلام لاہو

اسمائے گرامی علماء کرام

- ۱) عاینب جرحہ السلام سرکار شریعت دار مولانا سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر الزمان مکینو۔
- ۲) عاینب جرحہ السلام سرکار شریعت دار مولانا سید علی نعیمی قبلہ مجتہد العصر الزمان مکینو۔
- ۳) رئیس الحفاظ جناب مولانا حفظ کفایت حنین صاحب قبلہ۔
- ۴) رئیس الحفاظ جناب مولانا حافظ سید ذوالفقار علیشاہ صاحب جمنا پور۔
- ۵) جناب مولانا مولوی برکت علی صاحب جعفری گوجرانوالہ۔
- ۶) جناب مولانا مولوی بشیر المات مولانا محمد بشیر صاحب قبلہ فاتح ٹیکسلا۔
- ۷) عاینب جناب مولانا خواجہ محمد لطیف صاحب قبلہ انصاری موگا۔
- ۸) عاینب دستور جذبات قبلہ نور محمد نوکر دلی مسند قدیل زر ۹، عاینب مولانا مولوی تیم محمد صاحب قبلہ خطیب اعظم دہلی۔ ر ۱۰، عاینب عبد الواعظین ولنا سید ابن حسن صاحب قبلہ نوپوری میرا ۱۱، عاینب شیر پنجاب مولانا مولوی مرزا احمد علی صاحب بنیا لبرسر ۱۲، عاینب ملک العلماء مدرائے نفع محمد خان صاحب کشمیری رسوا ۱۳، عاینب جرحہ السلام سرکار شریعت دار مولانا سید علی انصاری صاحب۔
- مندرجہ بالا حضرات گرامی کے علاوہ پیشاب اصحاب توفیقی خطوط ارسال کیے ہیں۔ حجم ڈیڑھ دو روزہ تقریباً ڈیٹیل پانچ بجایا گیا۔ ۱۲ تا ۲۹ قیمت فی جلد رازی ۷ روپیہ اسکیم دست کہ بہتر صورت ۳ روپیہ دستہ و دستہ دستہ کی شاہی حضرت پوری نائل عبور چہ بند رہیں آڈٹ سے پر روانہ کی جاو گی۔

جعفر بیگ الجنبیؒ کی نادر و نایاب کتب

مجموعہ کلام در شان علیہ السلام شعر و کلام

مولفہ و مرتبہ مکرمہ سیدہ ہاشم علی شاہ صاحب جیلانی مولف شاہی جنتری لاہور میں محدثین و دور مہتر کے بزرگان دین و شعراء کرام کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام در شان محمد و آل محمد کے رج کئے گئے ہیں۔ کتاب کیا ہے۔ موشن کیلئے تحفہ جلا و ایمان ہے۔ بالخصوص زاہرین حضرات کیلئے تحفہ ہے۔ ہر صفحہ گلدستہ نور علی نور ہے جس کو قید شاہ صاحب نے بڑی محنت و مشقت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ شروع کلام توحید بار الہ اس کے بعد لغت و دوسرے کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پھر توحید جناب سے شروع کیا ہے۔ حق کہ جناب اعزاز ان علیہ السلام سے چہارہ معصومین کی شان میں حیدہ جدید، مناقب فقیدے نظمیں۔ سلام باعیاات مختلف ذرا کرام کے درج کئے ہیں۔ جن کو بڑی محنت اور زور کثیر فریق کر کے ناظرین کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔ فوراً طلب فرما کر ملاحظہ فرمادیں۔ حجم و مضمون سے زائد سائز ۲۲x۲۹ سنت بیدار و معصومہ اک۔

معتقد شاعر مشہور و معروف، فروسی زمان
نراں اور حسین علیہ السلام
حسان الہند قادر الکلام عالی جناب چوہدری
یورام کوثری مرحوم حیدر آباد دکن اس کتاب میں قرآن شریف اور شہداء اہم حسین
علیہ السلام کے فضائل و شمائل اور مناقب و عباد کا تذکرہ ہے۔ جو بلا سلیہ معنون
ہے۔ جبکہ آج تک کسی شاعر نے رشتہ نظم میں منسلک نہیں کیا۔ آخرت میں تقیہ نہایت در و انگیز
رفت انگیز مرثیہ کے طور پر سبط الرسول و اہلبیت بتول کی شان میں ہدیہ ناظرین کی گئی ہے۔
رض کہ یہ کتب متبرک اور مقدس چیز ہے۔ قیمت صرف ۵ روپے



شاه شاهی
مجله ادبی و تاریخی
شماره ۱۹۹

شاه شاهی
مجله ادبی و تاریخی
شماره ۱۹۹

شاه شاهی
مجله ادبی و تاریخی
شماره ۱۹۹

شاه شاهی
مجله ادبی و تاریخی
شماره ۱۹۹

شاه شاهی
مجله ادبی و تاریخی
شماره ۱۹۹

شاه شاهی
مجله ادبی و تاریخی
شماره ۱۹۹

